حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دانت توڑنے والے واقعہ کی حقیقت

ریفرنس نمبر: Lar-11190

تاریخ: 16-02-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مشہور ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دندان مبارک شہید کیے اور کیلا ان کے لیے اُترا، اس کے بارے میں دلائل سے وضاحت فرمائیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کا اپنے دندان شہید کرنے والا واقعہ کسی معتمد ذریعے سے ثابت نہیں ہے، لہذا اس کو بیان نہیں کرنا چاہیے اور رہا کیلے کا پھل ان کے لیے اترنا، تو اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے، امام ابن ابی الدنیا نے تو یہ روایت ذکر فرمائی ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام جب زمین پر تشریف لائے، تو ان کے ساتھ کیلے کا پھل بھی اتارا گیا تھا اور قرآن پاک میں ہے کہ جب حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لائے، تو اللہ تعالی نے ان کے لیے ایک درخت اگایا تھا، اس درخت کے متعلق بعض نے یہ بھی قول کیا ہے کہ وہ کیلے کا درخت تھا۔

اس قول سے بھی پتا چلتا ہے کہ اس وقت کیلے کا درخت موجود تھا، تبھی تو یہ قول کیا گیا ہے، اگر کیلا اس وقت موجود ہی نہیں تھا، تو اس قول کا کوئی محل ہی نہیں بنتا، لہذا اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے کیلے کا پھل جنت سے آنے والے واقعے کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے: ﴿وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ﴾ ترجمہ: اور ہم نے یونس پر یقطین کا درخت اگایا۔

عمدۃ القاری، فتح الباری، تفسیر ابی السعود، تفسیر قرطبی، تفسیر کشاف، تفسیر آلوسی وغیرہ میں ہے، (واللفظ للآخر): "وقيل شجرة اليقطين هي شجرة الموز تغطي بورقها واستظل بأغصانها وأفطر على ثمارها" ترجمہ: اور کہا گیا ہے کہ یقطین کا درخت (جو حضرت یونس علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے لیے اُگایا گیا) کیلے کا درخت ہے، جس کے پتوں کو آپ علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اوپر ڈھانپتے اور اس کی ٹہنیوں سے سایہ لیتے اور اس کے پھلوں کو تناول فرماتے۔

(تفسیر آلوسی، ج12، ص140، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام ابن ابی الدنیا علیہ الرحمۃ روایت نقل فرماتے ہیں: "عن جابر بن عبد اللہ قال: إن آدم لما أهبط إلى الأرض هبط

بالھند۔۔۔ وھبط معہ بالعجوۃ والأترنج، والموز'' ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: بے شک حضرت آدم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام جب زمین پر تشریف لائے ، تو ہند میں اترے اور آپ کے ساتھ کھجور، لیموں اور کیلا اتارا گیا۔ (مکائد الشیطان، ص95)

علامہ نورالدین محمد بن سلطان المعروف ملا علی قاری علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: ''اعلم أن ما اشتھر علی ألسنۃ العامۃ من أن أویساً قلع جمیع أسنانہ لشدۃ أحزانہ حین سمع أن سنّ النبي صلی اللہ علیہ وسلم أصیب یوم أحد ولم یعرف خصوص أي سن کان بوجہ معتمد، فلا أصلَ لہ عند العلماء مع أنہ مخالف للشریعۃ الغراء، ولذا لم یفعلہ أحد من الصحابۃ الکبراء علی أن فعلہ ھذا عبث لا یصدر إلا عن السفھاء'' ترجمہ: جان لو کہ لوگوں کی جانب سے جو مشہور کیا جاتا ہے کہ حضرت اویسِ قرنی نے اپنے تمام دانت توڑ دیے تھے، جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کو اُحد کے دن زخم پہنچا ہے اور انہیں متعین طور پر معلوم نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے دانت مبارک کو زخم پہنچا ہے (اس لیے سارے دانت شہید کر دیئے) علماء کے نزدیک اس بات کی کوئی اصل نہیں، باوجودیکہ یہ روشن شریعت کے خلاف ہے۔ اسی وجہ سے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی ایسا نہ کیا، مزید یہ کہ یہ ایک عبث فعل ہے، جو نادان لوگوں سے ہی صادر ہو سکتا ہے۔ (المعدن العدنی فی فضل أویس القرنی، ص30، دار الکتب، پشاور)

فتاوی شارح بخاری میں ہے: '' یہ روایت بالکل جھوٹ اور افترا ہے کہ جب حضرت اویس قرنی نے یہ سنا کہ غزوہ اُحد میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے، تو انہوں نے اپنا سب دانت توڑ ڈالا، اور انہیں کھانے کے لیے کسی نے حلوہ پیش کیا۔'' (فتاوی شارح بخاری، ج02، ص115، مکتبہ برکات المدینہ، کراچی)

فتاوی بریلی میں ہے: ''اور اس کی خبر حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کو ہوئی اور انہوں نے اپنے دانت شہید کر لیے، یہ روایت نظر سے نہ گزری اور غالبا ایسی روایت ہی نہیں ہے، اگرچہ مشہور یہی ہے۔'' (فتاوی بریلی، ص301، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

14 رجب المرجب 1443ھ/16 فروری 2022ء

الجواب صحیح

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

دار الافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے